Date..................

سوال:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں واضح کریں؟

تعارف

"میرے نزدیک طاقتور اور کمزور دونوں برابر ہیں اور ان کو انصاف فراہم کرنا میری ذمہ داری ہے"
(حضرت ابوبکر)

سرکاری ملازمین کا انتخاب ان کی قابلیت کو پرکھنے کے بعد کیا جاتا ہے تاکہ وہ کوئی غلط فیصلہ نہ کر دے اسی ضمن میں آپ ﷺ نے جب حضرت جابر رض کو یمن کا گورنر بنایا تو ان کا امتحان لیا۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ذمہ داری ہے جو اس نے اپنے منتخب علاقے میں جا کر قرآن و سنت کے مطابق پوری کرنی ہوتی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ ذمہ داریاں جو کہ سرکاری ملازم کی ہوتی ہیں ان میں نیت، عدل و انصاف قائم کرنا، جانبداری سے اجتناب کی ہیں۔ ان کو پوری کرنا ایک سرکاری ملازم پر فرض ہیں۔

سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں

۱۔ خالص نیت کے ساتھ سرکاری ملازمت کو شروع کرنا۔

"انسان کو اپنا اس وقت پتا چلتا ہے جب وہ دوسروں کا احترام اور ان کی خدمت میں وقت گزارتا ہے" (مہاتما گاندھی)

Date

ہر انسان کو جب بھی کوئی عہدہ سونپا جاتا ہے تو اس کا مالک اس کی نیت سے بخوبی واقف ہوتا ہے تب ہی وہ ادارہ ترقی کرتا ہے ہر چیز کو حاصل کرنے اور اس میں دل لگا کر کام کرنے کا پھل تب ہی حاصل ہوتا ہے جب ایک انسان کی نیت خالص ہوگی۔ اگر نیت میں کسی طرح کا کوئی فتور پایا جائے تو انسان کو یا تو وہ چیز حاصل ہی نہیں ہوتی یا اس کے برے نتیجہ آتے ہیں۔

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے جس طرح کی نیت ہوگی اسی طرح اس کو اجر ملے گا"
(بخاری)

2- ہر صورت میں عدل و انصاف کو معاشرے میں قائم کرنا:

"انصاف کرنے سے ہی معاشرہ پرسکون ہوتا ہے"
(سیسرو)

سرکاری ملازم کا دوسرا بڑا کام اس کے زیر نگرانی معاشرے میں امن قائم کرنا ہے۔ کسی بھی وقت اگر کوئی فیصلہ اس کے پاس آئے تو اس کو قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھتے ہوئے

Date

ہر فرد کو اس کا بنیادی عدل کے ساتھ فیصلہ فراہم کرنا ہے کیونکہ اللہ نے قرآن میں انصاف کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

آیت:
ان اللہ یامر بالعدل
(النحل)

ترجمہ:
"بے شک اللہ عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے"۔

3۔ اقربا پروری اور جانبداری سے اجتناب کرنا:۔

"جب ذاتی مفاد میں ریاست کا کام ہونے لگے تو انصاف باقی نہیں رہتا"
(جونیئر لوتھر کنگ)

انسان کو ایک اونچے مقام پر پہنچ کر کسی بھی قسم کا اپنے جاننے والوں کے ساتھ اور ان کے مطابق فیصلے کرنے سے رکنا چاہیے کیونکہ اس سے معاشرے میں بیگاڑ پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کو انصاف ملنے سے محروم ہونے لگتی ہے۔ ذاتی مفاد کو ایک طرف رکھ کر سرکاری ملازمت کی ذمہ داریاں پورے انصاف کے ساتھ پوری کرنی چاہیے۔

آیت:-

واذا قلتم فاعدلو ولوکان ذا قربیٰ

(الانعام)

ترجمہ:-

"اور جب بات کرو تو انصاف کے ساتھ کرو، چاہے معاملہ قریبی رشتہ دار کا ہی کیوں نہ ہو"

۱۱- ہر شخص قانون کے دائرے کے اندر ہوتا ہے:-

"قانون سے بالاتر کوئی انسان نہیں ہونا چاہیے"
(سیسرو)

جب بھی کبھی قانون نافذ کیا جاتا ہے تو بڑے سے بڑا شخص اسی دائرے کے اندر آتا ہے اور اگر کسی انسان کو قانون سے بالاتر کر دیا جائے تو وہ جانوروں کی طرح عمل کرے گا۔ یہودیوں کے دور میں اگر کوئی بڑا چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا تھا اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر قانون لاگو کیا جاتا تھا۔ آپؐ نے بھی ریاست مدینہ میں قانون کی بالادستی کو قائم کیا تاکہ وہاں کوئی افراتفری نہ پھیل سکے۔

"اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں"
(مسلم)

Date

5- سرکاری ملازم کو شفافیت کے ساتھ کام کرنا چاہیے:

"شفافیت سب سے مؤثر احتساب ہے"
(نخبودار)

سرکاری ملازم کو شفافیت کے ساتھ کام کرنا چاہیے کوئی بھی کام اس کو چھپ کر انجام نہیں دینا چاہیے اگر وہ شفافیت کے ساتھ کام نہیں کرے گا تو معاشرہ میں خرابی پیدا ہوسکتی ہے اور اس سے معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ اور سب سے مؤثر احتساب یہی ہے کہ وہ اپنا سارے کام شفافیت کے ساتھ انجام دے اور کبھی دھوکہ دہی کے ساتھ نہ کرے۔

> "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں"
> (مسلم)

6- ہر انسان کو سرکاری ملازم تک رسائی حاصل ہونا:

"سرکاری ملازم لوگوں کی مشکلات تب ہی جانتا ہے جب اس تک رسائی لوگوں کی ممکن ہوتی ہے"
(نیلسن منڈیلا)

سرکاری ملازم معاشرے کے اندر ہونے والی خرابیاں تب ہی سمجھ سکتا ہے جب عام لوگوں تک اس کی رسائی ممکن ہو۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں سرکاری ملازمین کو اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے سے منع کیا ہوا تھا تاکہ ہر وقت انسان اپنے ذمہ دار انسان تک رسائی ممکن ہو۔ اس طرح کوئی انسان جس کو کوئی مسئلہ ہوتا وہ اپنے امیر کے پاس اس کا مسئلے کے حل کیلئے چلا جاتا تھا۔

"جو شخص لوگوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، اللہ اس کی ضروریات پوری کرتا ہے"
(بخاری)

7- کسی بھی رنگ و نسل کے انسان کے ساتھ امتیازی سلوک سے اجتناب کرنا۔

"کہیں بھی ہونے والا ظلم انصاف کیلئے خطرہ ہے"
(نیلسن منڈیلا)

اگر انسان جو سرکاری ملازمت کر رہا ہو اس کے پاس کوئی انسان بھی آئے تو وہ اس کو سننے کا اور اس کے مسئلے کا حل نکالنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ ایک صحابہ جو کہ مصر کے گورنر تھے۔ انہوں نے کسی غیر مسلم کو کوڑے مار دیے اور کہا ہم تم پر فائز ہیں تو وہ شکایت لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا ہے تو

حضرت عمر رض نے انکو گورنر سے ہٹا دیا اور اس غیر مسلم کو کہا جس طرح اس نے تمہیں ظلم میں ڈالا تھا اس کو اسی طرح مارو۔ تو سرکاری ملازم پر فرض ہے کہ وہ جس رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والا کوئی مسئلہ لے کر آئے تو اس کو سنے اور حل کرے۔

> "کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، سوائے تقوی کے"
> (مسند احمد)

8- اقدار اور اخلاقیات کی پاسداری کرنا:

"اخلاق کوئی اضافی چیز نہیں بلکہ ذمہ داری کا اہم حصہ ہے"
(مارٹن لوتھر)

ہر انسان کو چاہیے کہ وہ کسی بھی معاملے میں اپنی اقدار اور اخلاقیات کو مد نظر رکھے۔ آپ ﷺ جب بھی کوئی فیصلہ کرتے یا کوئی معاملہ پیش آتا تو اس کو اخلاقی دائرے کے اندر رہ کر سامنا کرتے۔ جب آپ ﷺ نے فتح مکہ کیا تو آپ ﷺ نے اخلاقی دائرے کو مد نظر رکھتے ہوئے جو لوگ بھی آپ ﷺ کے پاس معافی کے لیے آئے تو ان کو معاف کر دیتے اور ان کو ہر طرح کی

غلطی معاف کر دیتے تھے

"میں حسن اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں۔"
(موطا امام مالک)

6- ہر وقت عوام میں فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا:

"حکومت کا اصل مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے"
(ابراہم لنکن)

سرکاری ملازم کو جب انتخاب کیا جاتا ہے تو اس کے ذمہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا بھی ہوتا ہے۔ آپؐ نے جب مدینہ ہجرت کی تو آپؐ نے اس نازک حالات میں لوگوں میں بھائی چارہ قائم کیا اور ایک مسلم ریاست کی بنیاد رکھی جو وقت نے ثابت کیا کہ اس طرح کا کام نہ کبھی ہوا تھا اور نہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے قحط سے نمٹنے کیلئے مال ذخیرہ کروایا اور غریبوں تک کھانا پہنچایا کرتے تھے خود اتنی بڑی سلطنت کا خلیفہ ہونے کے باوجود تو ایسی طرح لازم ہے کہ سرکاری ملازم بھی اپنی رعایا کیلئے فلاح و بہبود کا کام کرے۔

آیت:
وتعاونو علی البر والتقوی

Scanned with CamScanner

ترجمہ: "اور نیکی اور تقویٰ کے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو"

(المائدہ)

حاصل کلام:

سرکاری ملازم کو صرف انسان کیلئے نہیں بلکہ ہر طرح کی مخلوق جس پر اس کو خلیفہ بنایا گیا ہے اس کی دیکھ بھال اس کی ذمہ داری ہے۔ آپؐ کے دور میں اور خلافت راشدہ کے دور میں یہ تمام سرکاری ملازمین کو باخوبی پورا کیا گیا اور دوسروں کیلئے مثال بھی بنایا تاکہ کسی بھی امیر کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلایا جاسکے اور وہ ان کی طرح عوام کیلئے کام کرنے کیلئے تیار رہے۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرکے کسی بھی معاشرے سے خرابیاں ختم کی جاسکتی ہیں اور اس معاشرے کو ترقی یافتہ بنایا جاسکتا ہے۔